مشاہدات-1045

ابوسعید حنیف احمد محمود- برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

حضرت مسیح موعودؑ کی احباب جماعت کو نصائح

(ملفوظات جلد4 ایڈیشن1984ء)

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰہَا (الشمس:10)

یعنی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا وہ فلاح پا گیا۔

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

معزز سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں بے شمار تقاریر کیں، درس دیئے، مجالسِ عرفان سے خطاب فرمایا۔ آپؑ کے اِن ملفوظات، ارشادات، مناجات کو 10 جلدوں میں منضبط کیا۔ اِن میں ہزاروں کی تعداد میں احبابِ جماعت کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ ”مشاہدات“ کے تحت احبابِ جماعت کے لئے اکٹھا کیا جارہا ہے اور جلد 4 سے نصائح پیش کی جارہی ہیں۔ یہ جلد چہارم کی تقریر نمبر 1 ہے۔

خدا تعالیٰ سے اپنا سچا تعلق پیدا کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہماری جماعت کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہیے اور اِن کو شکر کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے اِن کو یونہی نہیں چھوڑا۔ بلکہ اُن کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔ کیا کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو یہ کہہ سکے کہ مَیں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ایک بھی ایسا نہیں جس کو ہماری صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہو اور اُس نے خدا تعالیٰ کا تازہ بتازہ نشان اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو۔

ہماری جماعت کے لئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ اُن کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سُستی اور کسل نہ ہو۔ کیونکہ اگر سُستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 438-439)

اعمال پَروں کی طرح ہوتے ہیں۔ اِن کے بغیر روحانی پرواز نہیں ہو سکتی

فرمایا:

”ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستورالعمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا تو وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل اس جماعت میں نہیں ہے

محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجاوے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پَروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو اُن کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں۔ اُن کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے۔ کس قدر دور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط کو پہنچاتے ہیں۔ اِسی طرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچ لے کہ جو کام مَیں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اُس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں؟ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے سُستی اور غفلت نہ کرے۔ ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے۔ اس لئے خود خالی الذہن ہو کر تحقیق کرنی چاہیے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 439-440)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:

”خدا نے چاہا ہے کہ تم زنانہ سیرت نہ بنو بلکہ مرد بنو۔ اب کیسی بات ہے۔ کیسے احسان کئے ہیں کہ ہم پر حقائق و معارف کے خزانے کھولے ہیں۔ کسی کے سامنے ہمیں اُس نے شرمندہ نہیں کیا۔ عیسائی کیسے شرمندہ ہوتے ہیں۔ آریوں کو کیسے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ کیا کوئی عیسائی فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے خداوند کی تین دادیاں نانیاں بدکار تھیں۔

الغرض انسان یا حُسن کا گرویدہ ہوتا ہے یا احسان کا اور کامل طور پر یہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان کئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں پہلے حُسن و احسان ہی کو دکھایا ہے اور اگر ان سے انسان اس کی طرف رجوع نہیں کرتا تو پھر تیسری صورت غضب کی بھی ہے۔ اس لئے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (الفاتحہ:7) کہہ کر ڈرایا ہے لیکن مبارک وہی شخص ہے جو اس کے حُسن اور احسان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ اس سے خدا قریب ہو جاتا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے۔

یاد رکھو کہ عقل روح کی صفائی سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر انسان رُوح کی صفائی کرتا ہے اُسی قدر عقل میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور فرشتہ سامنے کھڑا ہو کر اُس کی مدد کرتا ہے مگر فاسقانہ زندگی والے کے دماغ میں روشنی نہیں آسکتی۔ تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ صادق کے ساتھ رہو کہ تقویٰ کی حقیقت تم پر کُھلے اور تمہیں توفیق ملے۔ یہی ہمارا منشاء ہے اور اسی کو ہم دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 447- 448)

جماعت کو کشتی نوح میں مذکورہ تعلیم پر عمل کرنے کی نصیحت

فرماتے ہیں:

”مَیں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نِرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مُرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اُسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دیوے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دیوے تو اُسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا۔ جس سے وہ خود محروم ہے۔ کشتی نُوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔ (الشمس:10)۔ یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا دعوی کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں! اُمتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔ یہ طاعون کوئی مرض نہیں ہے صرف لوگوں کو سیدھا کرنے آئی ہے۔ تم اس کے سیدھا کرنے سے سیدھے نہ بنو بلکہ خدا تعالیٰ کے واسطے سیدھے ہو جاؤ تاکہ شرک سے بَری رہو۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے صرف غریب لوگ ہی مرتے ہیں۔ یہ ایک اور بدقسمتی ہے بجائے عبرت پکڑنے کے الٹا اعتراض کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو نماز روزے سے کیا تعلق ہے۔ ڈاکٹروں سے علاج کرانا چاہیے غرضیکہ بے باکی کی یہاں تک نوبت پہنچی ہوئی ہے اور طاعون تو خدا کا ایک آئینہ ہے جس میں خدا اپنا چہرہ دکھائے گا۔ یاد رکھو کہ طاعون کا نام خدا نے رحمت نہیں رکھا کہ اِس سے مرنے والا شہید ہو۔ یہ تو زمانہ تحدّی کا ہے بطور نشان کے آئی ہے۔ مومن اور غیر مومن میں فرق کر کے جاوے گی۔ اس کا نام رِجز ہے اور میرے الہام میں بھی اسے

غضب کہا گیا ہے آج سے تیرہ سو برس پیشتر قرآن میں اس کی خبر ہے اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَابَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ (النمل: 83) یعنی جب گمراہی اور ضلالت کا زمانہ ہو گا ایسے وقت میں لوگوں کا ایمان خدا پر صرف ایک بچوں کے کھیل کی طرح ہو گا۔ تب ہم اُن میں ایک کیڑا نکالیں گے جو اُن کو کاٹے گا۔ غرض یہ (طاعون) خدا کا ایک قہر ہے جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 232-233)

نیز فرمایا:

”اس لئے ضروری ہے کہ بار بار کشتی نوح کو پڑھو اور قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو۔ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کیا ہونے والا ہے تم نے اپنی قوم کی طرف سے جو لعنت ملامت لینی تھی لے چکے لیکن اگر اس لعنت کو لے کر خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی تمہارا معاملہ صاف نہ ہوا اور اس کی رحمت اور فضل کے نیچے نہ آؤ تو پھر کس قدر مصیبت اور مشکل ہے۔ اخباروں والے کس قدر شور مچاتے ہیں اور ہماری مخالفت میں ہر پہلو سے زور لگاتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے کام بابرکت ہوتے ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس برکت سے حصہ لینے کے لئے ہم اپنی اصلاح اور تبدیلی کریں. اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سایہ میں آجاؤ۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 70 حاشیہ)

خدا کی طرف متوجہ ہونے کی نصیحت

فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کا شدید عذاب آنے والا ہے اور وہ خبیث اور طیّب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا جب دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں کسی قسم کا فرق باقی نہیں رہا، اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفا، عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ اگر اس طرح پر ایک نہیں سَو بھی مر جائیں تو ہم یہی کہیں گے کہ اُس نے اپنے اندر تبدیلی نہیں کی اور وہ سچائی اور معرفت کے نور سے جو تاریکی کو دور کرتا اور دل میں یقین اور لذت بخشتا ہے، دور رہا اور اس لئے ہلاک ہو گیا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 71 حاشیہ)

طاعون کے سلسلہ میں جماعت کو نصیحت

فرمایا:

”ہماری جماعت کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہو کہ وہ اس دعویٰ بیعت پر نازاں رہیں۔ بلکہ ان کو اپنے اندر تبدیلی کرنی چاہیے۔ دیکھو! طاعون کئی بار موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر پڑی اب دشمن تو خوش ہوتے ہوں گے مگر موسیٰ علیہ السلام کو کس قدر شرمساری ہوئی ہو گی۔ لکھا ہے کہ بلعم کی بد دعا کی وجہ سے 80 ہزار وبا سے مر گئے تھے۔ اگرچہ اور لوگ بھی گنہگار تھے مگر موسیٰ کی قوم (پر) اُس وقت دوہری ذمہ دار تھی۔ بہت کم لوگ ہیں جو کہ دلوں کو صاف کرتے ہیں اگر ایک پاخانہ میں سے پاخانہ تو اٹھا لیا جاوے مگر اس کے چند ایک ریزے باقی رہیں تو کسی کا دل گوارا کرتا ہے کہ اس میں روٹی کھاوے۔ اِسی طرح اگر پاخانہ کے ریزے دل میں ہوں تو رحمت کے فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔ اِلَّا الَّذِيۡنَ عَلَوۡا کا لفظ ہمیشہ دل میں خطرہ ڈالتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قضا و قدر مقدّر ہے۔ بارہا قرآن شریف کو پڑھو اور اپنی اصلاح کرو۔ اگر ہماری جماعت میں کسی کو طاعون ہوا تو مخالف ہی شور ڈالیں گے کہ دیکھو! ٹیکہ نہ کرایا تو ہلاک ہوئے اور اگر وہ لوگ بچے رہے تو ہنسیں گے۔ خدا کے کام اور حفاظت سے حصہ لینے والا وہ شخص ہے جو اپنے دل میں سمجھ لے کہ مَیں نے تبدیلی پیدا کر لی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ہو جائیے۔ جس طرح انہوں نے ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے تھے۔ عذاب شدید آنے والا ہے فرق سے فرق ہوتا ہے۔ اگر بیعت کے وقت وعدہ اور ہے اور پھر عمل اور ہے تو دیکھو! کتنا فرق ہے۔ اگر تم خدا سے فرق رکھو گے تو وہ تم سے فرق رکھے گا۔ اگر ہماری جماعت سے سَو آدمی مر جاویں تو ہم یہی کہیں گے کہ ان کے دلوں میں فرق تھا کیونکہ ہمیں کسی کے اندرُونہ کا کیا حال معلوم ہے عیسیٰ اور موسیٰ کے وقت کیا ہوا۔

ہم دواؤں کی تاثیرات سے منکر نہیں ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ اِدھر تم نے ٹیکہ نہ کرایا اور اگر چند ایک لوگ مبتلائے طاعون ہوئے تو وہ لوگ کسی قدر ہنسیں گے جنہوں نے ٹیکہ کرایا ہو گا۔ مگر بڑا بے وقوف ہے جو کہ اُس دوا کو بھی نہ پیوے اور پھر اس دوا سے بھی محروم رہے کہ اُس کا معاملہ خدا کے ساتھ ٹھیک نہ ہو تو وہ گویا دونوں طرف سے

محروم رہا۔ پھر اگر ہماری جماعت میں سے کسی کو طاعون ہو گا تو اس کا اثر اس کے ایمان پر بھی پڑے گا اور وہ خیال کرے گا کہ مَیں تو بیعت میں تھا مجھے کیوں طاعون ہوئی لیکن خدا کسی کی ظاہری صورت کو نہیں دیکھتا وہ اس منشاء کو دیکھتا ہے جو انسان نے اپنے دل میں بنایا ہوا ہے۔ خدا کے ساتھ صفائی ایک مشکل کام ہے طاعون اگرچہ مومن کے واسطے ایک خوشی ہے مگر چونکہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ تمہاری شامت سے آئی ہے اس لئے اگر یہ جماعت اُسی طرح تباہ ہو جس طرح دوسرے تباہ ہوتے ہیں تو پھر تو اُن کو خوب ثبوت مل جائے گا کہ واقعی ہماری شامت سے آئی ہے اور اگر ٹیکہ لگوانے والے بھی ہلاک ہوں اور تم بھی ہلاک ہو پھر بھی تمیز کوئی نہیں رہتی۔ اس لئے تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ کشتی نوح میں مَیں نے بہت کچھ کہنا تھا مگر ان شاء اللہ پھر کسی دوسرے موقع پر لکھا جائے گا۔ اتنا لکھا بھی کافی ہے۔

مجھے یہ فکر ہے کہ وہ مثل نہ ہو سکے نقصان مایہ و دیگر شماتتِ ہمسایہ۔ ایک تو مریں اور پھر جھوٹے کہلا کر مریں۔ اگر ایک طرف مخالفوں کی ہزار موت ہو تو وہ نام نہ لیں گے اور ہمارا ایک بھی مرے تو ڈھول بجائیں گے۔ خدا نے صورت تو نہیں دیکھنی۔ اُس نے دل دیکھنا ہے۔ مگر لوگ تو ظاہر دیکھتے ہیں اور جس شخص کا نام رجسٹر بیعت میں ہے اُسے جماعت میں خیال کرتے ہیں وہ تو رجسٹر میں صرف نام دیکھیں گے لیکن اگر خدا کے رجسٹر میں نام نہیں ہے تو ہم کیا کر سکیں گے۔ خدا نے ترقی کا موقع خوب دیا ہے نفس کو لگام دینے کے لیے اِس سے بڑھ کر اور کونسا وقت ہو سکتا ہے اس وقت سے غافل نہ رہنا چاہیے اور محنت کرنی چاہیے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 68-73)

اطاعت نہ کرنے والا سلسلہ کو بدنام کرتا ہے

حضورؑ فرماتے ہیں:

”وہ انسان جو آپ محنت کرتا ہے اُسے سالک کہتے ہیں اور جسے خود خدا دیوے۔ وہ مجذوب ہوتا ہے اور جو سویا رہے تو اُسے کوئی کیا کرے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ۔ (الرعد:13)

بات سن کر صرف کان تک رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا جب تک دل کو خبر نہ ہو انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ مَیں نے خدا کو راضی کر لیا حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔ اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے صحابہ کرام کی اطاعت، اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی وہ لے آئے۔ پیغمبرِ خداؐ نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابو بکرؓ سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اُسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

کیا اطاعت ایک سہل امر ہے کے جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے کوئی کسی سے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کُھلا رکھو۔ ہمارے لئے تو دوہرا وقت ہے۔ گورنمنٹ بھی ایک طرح سے مخالف ہے کیونکہ اگر گورنمنٹ کو ہم پر ایمان ہوتا ہے تو وہ ہم سے کہتی کہ دعا کرو۔ ادھر اخباروں نے شور مچایا ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کی لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو جس طرح دنیا میں ایک عام قانون قدرت خدا کا ہے کہ تُربد اگر ہندو کھائے تو اُسے بھی دست آئیں گے اور اگر مسلمان کھائے تو اُسے بھی دست آئیں گے اسی طرح آفتاب مہتاب کی روشنی سے ہر ایک قوم مشترکہ فائدہ اٹھاتی ہے اور ایک خاص قانون ہے جو کہ مومنین کے ساتھ برتا جاتا ہے وہ بہت لذیذ اور شیریں ہے اور بہت سے پھلوں سے بھرا ہوا ہے اور ان پھلوں کے اندر شیرہ بھرا ہوا ہے نہ کہ نشتر۔ ہر ایک کو واجب ہے کہ خوب سمجھے اور اپنے بھائی کو سمجھادے اور گھر میں عورتوں کو سمجھاوے۔ حاضر غائب کو بتلا دیوے۔ دھوکا کھانے والے بہت ہوں گے کیونکہ ابتدائی حالت ہے اسم نویسی کروا کر کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اتنے ہی فعل سے وہ خدا کی حفاظت میں آگیا ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 73-75)

الحکم میں اِس نصیحت کا اندراج یوں ہے۔

”خدا تعالیٰ نے ایک خاص قانون اپنے برگزیدوں اور راست بازوں کے لئے رکھا ہوا ہے وہ ایسا ٹیکہ ہے کہ اس میں نہ نشتر کی ضرورت ہے نہ اس میں تپ آتا ہے۔ جب کوئی اس کی شرائط کو پورا کرنے والا ہو تو وہ خدا کے سایہ میں آجاتا ہے تم اُسے اختیار کرو تا تم ضائع نہ ہو۔ ہر شخص جو اس کو سمجھے وہ دوسرے کو سمجھاوے اور حاضر غائب کو

پہنچاوے تا کہ کوئی دھوکا نہ کھاوے۔ یاد رکھو! محض اسم نویسی سے کوئی جماعت میں داخل نہیں جب تک وہ حقیقت کو اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ آپس میں محبت کرو۔ اتلافِ حقوق نہ کرو اور خدا کی راہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاؤ تا کہ خدا تم پر فضل کرے۔ اُس سے کچھ باہر نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 75 حاشیہ)

سامعین! جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’میری نصیحت اِس وقت جماعت کو یہ ہے کہ یہ دن بڑے سخت اور ہولناک ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے دلوں کو اور آنکھوں کو بُرے جذبات سے روکیں اور اپنے اعمال اور چال چلن میں خاص تبدیلی کریں۔ یہ وقت خاص تبدیلی کا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا ہے پس اس وقت خدا سے سچا تعلق پیدا کرو۔ مَیں نے سنا ہے کہ ایک شخص عین شادی کے دن طاعون سے مر گیا۔ دنیا کی بے ثباتی کے لئے یہ کیسی عبرت بخش مثال ہے۔ اگر دانش مند غور کرے تو ایک طرح سے یہ دن بڑے عجیب ہیں ان پر نظر کرنے سے موت یاد آتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے اور یقین ہی ایک ایسی شئے ہے جو اعلیٰ درجے کی لذت اور سُرور صادق الیقین کو بخشتا ہے وہ کسی اور کو میسّر نہیں آسکتے۔ خدا شناسی کے مسئلہ پر اِس وقت ہزاروں قسم کے حجاب اور گرد و غبار پڑے ہیں اور وہ یقین جو لذت بخش نتائج اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ نہیں رہا اور وہ سُرور جو دنیا کے تعلقات میں پیدا ہونے والے رنج اور غم کو دور کرتا ہے اس وقت نہیں بلکہ یہ حالت ہو رہی ہے کہ اکسیر مل جاوے تو مل جاوے لیکن ایسے آدمی اس زمانہ میں ملنے مشکل ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا یقین رکھتے ہوں جس نے ان کی ساری قوتوں اور جذبات پر ایسا اثر کیا ہو اور ایسی معرفت عطا کی ہو جس سے اُن کے گناہ کی زندگی پر موت وارد ہو چکی ہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایسے دلوں کا ملنا بہت مشکل ہے جو ایمان اور اس کے لذّت بخش نتائج کی معرفت سے بھرے ہوئے ہوں۔ ضرورتیں تو اس وقت بہت سی ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھائے اور اپنی چمکار سے دنیا کو روشن کرے مگر سب سے بڑی ضرورت ایسی معرفت اور یقین کا پیدا کرنا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ طاعون اس کو پورا کر رہی ہے ٹیکہ کا علاج اس وقت تک آخری علاج سمجھا گیا ہے لیکن اگر یہ علاج ٹھیک نہ ہوا تو پھر مشکل ہو گی ابھی تک اس کا پورا تجربہ بھی نہیں ہوا۔ جب تک ایک عدد کثیر نہ ہو، کیا کہہ سکتے ہیں مثلاً لاہور میں 50 یا 60 ہزار آدمی ٹیکہ لگوائے اور پھر ایک دو جاڑے اُن پر امن سے گزر جاویں تو کچھ پتہ ملے لیکن اگر چھ ماہ کے بعد اس کا اثر زائل ہو جاوے اور ہر ششماہی کے بعد یہ نسخہ گلے پڑا تو پھر تو کچھ نہیں۔ احادیث میں جو آیا ہے کہ آخر خدا سے لڑائی کریں گے۔ یہ اس قسم کی جنگ ہو گی جو خدا تعالیٰ کی قضا و قدر کے مقابلہ کے لئے ہر قسم کی تیاری کی جاوے گی۔ میرے الہام میں جو اُجِهِّزُ الْجَيْشَ آیا ہے اس سے مراد طاعون ہی ہے اور ایسا ہی حضرت مسیحؑ نے اپنی آمد کا زمانہ نوح کے زمانہ کی طرح قرار دیا ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے میرا نام بھی نوح رکھا ہے اور وَاصْنَعِ الْفُلْكَ کا الہام ہوا اور لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا إِنَّهُم مُّغْرَقُوْنَ بھی فرمایا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عظیم الشان طوفان آنے والا ہے اور پھر اس طوفان میں میری بنائی ہوئی کشتی ہی نجات کا ذریعہ ہو گی۔ اب طاعون وہی طوفان ہے اور خدا کا زور آور حملہ اور اس کی چمکار ہے۔ یہی وہ سیف الہلاک ہے جس کا براہین میں ذکر ہوا ہے۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو اقرار کرنا پڑا ہے کہ اس کا کوئی نظام مقرر نہیں ہے کہ گرمی میں کم ہوتی ہے یا سردی میں۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہوں میں گرمیوں میں بھی اس کی کثرت میں فرق نہیں آیا۔ غرض اس کا علاج بجُز استغفار اور دعا اور اعمال میں پاکیزگی اور طہارت کے اَور کیا ہو سکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 97- 99)

دینی کاموں کے لئے دن رات ایک کردو

فرمایا:

’’یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے۔ مَیں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس میں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 196)

اطاعت سہل امر نہیں

فرمایا:

’’اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔ جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اُتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 74 حاشیہ)

صحابہ جیسے ہو جاؤ

فرمایا:

مَیں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہ نے اپنی تبدیلی کی انہوں نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لیے اسی طرح تم اپنی تبدیلی کرو۔ ”

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 70 حاشیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اِن نصائح پر کماحقّہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز بقعة النور عمران۔ جرمنی)

* * *